کالی داس: میرا مسیحا

Kalidasa: My Saviour

ہندوستان کے بڑے سنسکرت شاعروں میں شمار ہونے والے کالی داس جو چوتھی یا پانچویں صدی عیسوی میں چندر گپت دوم (وکرمادتیہ) کی حکومت میں رہے ان کی ابتدائی زندگی کے بارے میں بہت سی کہانیاں مشہور ہیں جن میں انھیں ایک احمق شخص کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ واقعی احمق تھے یا نہیں لیکن میرے لیے وہ ایک بڑے مسیحا ثابت ہوئے۔ چونکہ کالی داس کے بارے میں اکثر قصے لوک کہانیوں میں شمار کیے جاتے ہیں اس لیے یہ الجھن پیدا ہو جاتی ہے کہ آخر کتنے کالی داس تھے اور کس نے کیا کارنامہ انجام دیا۔ ان میں سے ایک راجا بھوجِ اُجین کے دربار میں بھی تھا۔ بہرحال اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مجھے ان کہانیوں سے بہت فائدہ ملا ہے۔ یہ بات ڈاکٹر پی سی نے اپنے دوست پروفیسر نریندر سے کی۔ ڈاکٹر پی سی جنوبی ہند کے ایک ممتاز مینجمنٹ ادارے کے ڈائریکٹر رہ چکے تھے جسے وزارتِ انسانی وسائل حکومتِ ہند نے قائم کیا تھا۔ وہ اپنی زندگی کا رخ بدل دینے والے واقعات بیان کر رہے تھے۔

''اپریل ۲۰۰۵ میں مجھے ایک خطرناک تجربے سے گزرنا پڑا۔ میں کمپیوٹر پر کام کرنے لگا تھا اور میرا بیشتر ڈیٹا میرے لیپ ٹاپ میں موجود تھا۔ ادارے کے کام کے علاوہ میرے پاس دو بڑے مشاورتی منصوبے بھی تھے: ایک اسپائسز بورڈ آف انڈیا کے لیے اور دوسرا ریاستی حکومت کی خسارے میں چل رہی شوگر ملوں کے سلسلے میں۔ مواد جمع کرنے کا زیادہ تر کام مکمل ہو چکا تھا اور میں رپورٹیں تیار کر رہا تھا۔ ریاستی وزیر کو شوگر ملوں کے مستقبل کے بارے میں بیان دینا تھا اور مجھے مسلسل جلدی کرنے کی یاددہانیاں کی جا رہی تھی۔ اسپائسز بورڈ کی رپورٹ بھی مکمل کرنی ضروری تھی کیونکہ اگلے مہینے مجھے اپنی بیٹی کی شادی کے سلسلے میں تقریباً ڈھائی ہزار کلومیٹر دور جانا تھا۔ ادارے میں بھی صورتِ حال نہایت مصروف کن تھی۔

تعمیراتی کام جاری تھا فیکلٹی کے انٹرویوز ہو رہے تھے کیونکہ ہم جولائی میں پی جی پی کی تیسری سیکشن شروع کرنے جا رہے تھے جبکہ دو سیکشنز کا پہلا بیچ ابھی مارچ میں فارغ ہوا تھا۔ ہر کام نازک مرحلے میں تھا۔

مجھے شاید ۲۲ اپریل کو وا ایناڈ میں ایک جلسہ تقسیمِ اسناد میں خطبہ صدارت کی دعوت ملی تھی۔ اسی دوران توپ خانوں کی فیکٹریوں کے افسران کے لیے پہلے اسپانسرڈ پروگرام کی تقریب بھی تھی۔ میں نے رات کا کھانا کھایا اور رات گیارہ بجے کوٹا یم جانے والی ٹرین پکڑ کر روانہ ہوا۔ میں نے راستے میں اپنے لیپ ٹاپ پر خطبہ تقسیمِ اسناد تیار کیا اور پھر مطمئن ہو کر سو گیا یہ سوچ کر کہ کوچ میں حفاظتی اہلکار موجود ہیں کیونکہ ریاست کے وزیرِ خزانہ بھی میرے سامنے والی برتھ پر سفر کر رہے تھے۔

اچانک شور کی آواز سنائی دی اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ میرا لیپ ٹاپ غائب ہے۔ میں خوف زدہ ہو گیا۔ اب میں ان رپورٹوں کو کیسے مکمل کروں گا جن کے لیے میں نے چھ ماہ تک مواد جمع کیا تھا؟ بیٹی کی شادی سے پہلے بڑھتے ہوئے بیچ سائز سے متعلق انتظامی معاملات کیسے نمٹاؤں گا؟ پہلے ہی فیکلٹی اور عملے کی ناراضی کا سامنا تھا کیونکہ وہ اضافی کام کے بوجھ کے باعث نئے سیکشن کے مخالف تھے۔

کوچین اسٹیشن پر ایف آئی آر درج کروانے سے لے کر وا ایناڈ کے مینجمنٹ اسکول کی اور جاتے میں مسلسل اسی پریشانی میں مبتلا رہا کہ اس چیلنج سے کیسے نمٹا جائے۔ رات کو اچانک مجھے کالی داس کی ایک کہانی یاد آئی جو میرے ایک ہم جماعت نے سنائی تھی جن کا تعلق اُجین سے تھا۔

ایک مرتبہ راجا بھوج نے کالی داس کو ان کے ادبی کارنامے پر انعام دینے کے لیے مدعو کیا۔ کالی داس اپنے بچپن کے ایک قریبی دوست کے ساتھ دریائے شپرا پار کر رہے تھے۔ گفتگو کے دوران کالی داس نے محسوس کیا کہ ان کا دوست کچھ پریشان ہے۔ پوچھنے پر دوست نے بات ٹالنے کی کوشش کی مگر بار بار اصرار کرنے پر اس نے کہا 'میں تم سے ناراض ہوں'۔ کالی داس نے پوچھا: ''کیوں''؟ دوست نے

جواب دیا'' اگر تم اس مقابلے میں شامل نہ ہوتے تو یہ انعام مجھے مل جاتا''۔

یہ سنتے ہی کالی داس نے اپنی تصنیف دریائے شپرا میں پھینک دی۔ حیرت زدہ دوست چیخ اٹھا'' کالی داس! تم نے یہ کیا کر دیا''؟

کالی داس مسکرائے اور بولے'' یہ تخلیق میری اپنی تھی۔ میں اس جیسی ایک اور تخلیق دوبارہ لکھ سکتا ہوں لیکن کیا میں تم جیسا بچپن کا دوست دوبارہ حاصل کر سکتا ہوں''؟

یہ کہانی سچی تھی یا جھوٹی میں نہیں جانتا لیکن اس نے میرے اندر نئی توانائی بھر دی۔ میں نے سوچا'' آخر کار مواد کا خاکہ تو میں نے خود تیار کیا تھا۔ کیا میں اسے دوبارہ یاد کر کے تخلیق نہیں کر سکتا''؟

نئی ہمت کے ساتھ میں واپس آیا اور دوبارہ مواد اکٹھا کرنا شروع کیا۔ کچھ چیزیں پرنٹ شدہ شکل میں مل گی کچھ فلاپی ڈرائیوز میں، کچھ گھر کے ڈیسک ٹاپ پر، کچھ دفتر کے کمپیوٹر میں اور کچھ ای میلز میں محفوظ تھی۔ جن افسران سے میں ملا تھا اور انٹرویو کیے تھے ان سے بھی دوبارہ معلومات حاصل کی۔ تین ہفتوں میں رپورٹ مکمل ہو گی چوتھے ہفتے میں تدوین اور پرنٹنگ کا کام ختم کیا اور پھر اپنی بیٹی کی شادی کے لیے روانہ ہو گیا تمام رپورٹیں بھیجنے اور دفتری کام انٹرویوز وغیرہ مکمل کرنے کے بعد۔

اس دن کے بعد سے کالی داس میری زندگی کا ایک اہم کردار ہی نہیں بلکہ ایک رول ماڈل بن گیا۔ اب مجھے اپنی تحریریں یا کام ضائع ہونے کا خوف نہیں رہتا جو بڑھتی عمر اور سبکدوشی کے بعد کی خانہ بدوش زندگی میں اکثر ہوتا رہتا ہے اور اگر کوئی مجھے احمق بھی کہہ دے تو پروا نہیں۔ لیکن میں کسی دوست کو کھونا پسند نہیں کرتا خاص طور پر ایسے دوست کو جو ہمیشہ مشکل وقت میں میرے کام آیا ہو حتیٰ کہ ان حالات میں بھی جہاں ادارے کے مفادات میں بظاہر ٹکراؤ موجود تھا مگر اسے ہم آہنگ کیا جا سکتا تھا۔ سبکدوشی کے بعد کے دور میں اپنی تحریروں اور تجربات کے منتشر ٹکڑوں کو دوبارہ جمع کرنا بھی دراصل کالی داس سے حاصل ہونے والی اسی تحریک کا نتیجہ ہے''۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر پی سی نے اپنی بات ختم کی۔